Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ بدھ ۳۰ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ ، ۲۲ ظہور ۱۳۶۹ ہش ، ۲۲ اگست ۱۹۹۰ء نمبر ۱۴۱

محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کیلئے خصوصی دعا کی درخواست

محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت فضل عمر، بیگم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی ربوہ ، کی صحت آنکھ کا آپریشن ہونے کے بعد سے ناساز ہے۔ اس آنکھ میں انفکشن کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترمہ صاحبزادی صاحبہ کیلئے خصوصی دعائیں کریں۔ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے شفا کامل عطا کرے اور صحت و تندرستی والی طویل عمر سے نوازے۔

جماعت احمدیہ عالم انسانیت کیلئے آخری پناہ گاہ ہے

ہم کمزور ہیں مگر وہ خدا کمزور نہیں جس نے ہمیں کھڑا کیا ہے

ہمارے ہتھیار محبت اور دلائل کے ہتھیار ہیں ہم قوموں کو زندہ کرنے کیلئے پیدا کئے گئے ہیں مارنے کیلئے نہیں

روس کو نئی زندگی دینے والے ہم ہی ہونگے : جیسا پیشگوئیوں کا پہلا حصہ پورا ہوا آخری حصہ بھی پورا ہوگا

جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز اختتامی اجلاس سے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ کا خطاب

لندن ۲۹ جولائی ۱۹۹۰ء کو اسلام آباد واقع ٹلفورڈ (انگلستان) میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۵ ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا یو کے کا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اس خطاب کے لئے میں نے دنیا میں رونما ہونے والی عظیم الشان تبدیلیوں کا موضوع چنا ہے۔ جن کا محور روس ہے۔ روس کے اندر ریاستوں میں جو بڑی بڑی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس بارہ میں سیاستدانوں کی مختلف آراء ہیں اور مذہبی راہنماؤں نے بھی دلچسپی لینی شروع کی ہے اسی طرح اقتصادی نقطہ نگاہ سے بھی خیال آرائی کی جارہی ہے اس طرح مختلف سمتوں سے روس دنیا میں دلچسپی کا موجب بنا ہوا ہے لیکن میں جماعت کو بتانا چاہتا ہوں کہ انھوں نے آئندہ کیا تاریخی اور مذہبی کردار ادا کرنا ہے جس کا خدا تعالےٰ کی تقدیر نے پہلے سے ہی فیصلہ کر رکھا ہے۔

آپ نے فرمایا دنیا دو بڑے بلاکوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک مغربی بلاک ہے جس کا طرۂ امتیاز آزاد سرمایہ کاری ہے۔ اس کے برعکس کارل مارکس کا پیش کردہ وہ نظام ہے جسے ہم عرف عام میں اشتراکی، کمیونسٹ یا سوشلسٹ نظام کے طور پر یاد کرتے ہیں اس وقت مغربی دنیا میں یہ احساس ابھرا ہے کہ اشتراکیت کی شکست ہوئی ہے اور ان کی اپنی فتح ہوئی ہے مگر یہ معاملہ بہت پیچیدہ ہے اور ان حالات کا جب تک بالغ نظری کے ساتھ گہرا تجزیہ نہ کیا جائے ہم یقین کے طور پر نہیں کہہ سکتے کہ ہم امن کی طرف بڑھ رہے ہیں یا جنگ کی طرف۔ کیا آگے بڑھ رہے ہیں یا پیچھے کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ اس تبدیلی کے بنیادی محرکات کیا ہیں میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا میرے نزدیک مسٹر گورباچوف اس صدی کے آخری حصہ کے ایک عظیم راہنما ہیں۔ جنہوں نے حالات کا صحیح تجزیہ کر کے بڑی جرأت کے ساتھ ایسے اقدامات کئے اور اقدامات کا ایسا سلسلہ جاری کر دیا کہ تاریخ میں ان کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ لیکن اگر ان اقدامات کے تاریخ بننے سے پہلے انسانی رجحانات نے غلط کروٹ لی تو سنہری حروف کی بجائے سرخ حروف سے بھی لکھا جا سکتا ہے اس لئے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ احمدیوں کو خدا تعالیٰ نے امن کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔ احمدی خیر مانگنے والے اور خیر حاصل کرنے والے نہیں بنائے گئے بلکہ خیر عطا کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ چونکہ جماعت احمدیہ یہ عزم نَو لے کر اٹھی ہے کہ ہم عظیم مقام کو لازماً حاصل کریں گے۔ اس لئے اس مضمون کا موجودہ حالات میں سمجھنا ضروری ہے آپ سے توقع ہے کہ تمام دنیا کی علمی راہنمائی کریں اور دنیا کی لیڈرشپ کو بتائیں کہ اس عظیم تاریخی موقع پر ان پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

انفرادیت کو ختم کرنے کی غلطی

پہلی بڑی وجہ جو اس انقلاب کا پیش خیمہ بنی وہ انفرادی آزادی کا فقدان ہے، اشتراکیت میں اجتماعیت پر اتنا زور دیا گیا ہے کہ انفرادیت اس کے سائے تلے دب کر کالعدم ہو چکی ہے۔ اور انفرادیت وہ بنیاد ہے جس کے اوپر سوسائٹی قائم ہوئی تھی۔ ہر انسان کو خدا تعالیٰ نے ایک پہلو سے خودغرض بنایا ہوا ہے اور اپنے کسی حق کو کسی قیمت پر وہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ جب تک اس کے بدلے وہ کچھ حاصل نہ کر رہا ہو۔ بہترین سوسائٹی وہی ہے جس میں فرد اور اجتماعیت کے درمیان توازن قائم رہے۔ GIVE اینڈ TAKE یعنی کچھ لو اور کچھ دو فرد اور سوسائٹی کے درمیان فیصلہ کن اصول ہے۔ ایسا نظام جس میں انفرادیت کو مٹا دیا گیا ہو اس کے اندر ایک بنیادی خامی پیدا ہو جاتی ہے۔ فطرتِ انسانی نے آج نہیں تو کل لازماً اس کے خلاف بغاوت کرنی تھی۔

دوسری ایک بڑی وجہ اقتصادی فلسفہ کی ناکامی ہے۔ ہر انسان اپنے لئے کچھ کمانا چاہتا ہے اور اقتصادی لحاظ سے جس حد تک ممکن ہو اپنے حقوق حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ دو باتیں ہیں جو بہت حد تک ان نتائج پر منتج ہوئیں اور انقلاب لانے کا موجب بنیں۔ ایک ایسی سوسائٹی کا تصور کریں جہاں انفرادیت اجتماعیت سے مغلوب ہو چکی ہے اور سوچیں بے چین ہیں کہ انہیں انفرادی آزادی نصیب ہو۔ دوسری طرف ایک اجتماعیت کا نظام ہے جو جانتا ہے کہ اگر انفرادیت کو سر اٹھانے کی اجازت دی گئی تو اجتماعی نظام کی جان پر حملہ ہوگا تیسری طرف اقتصادی طور پر رفتہ رفتہ

باقی صفحہ ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ربوہ ، مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲ظہور ۱۳۶۹ہش ۲۲اگست ۱۹۹۰ء

تسخیر کی ماہیت

حضرت امام جماعت (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے، فرماتے ہیں

"ہر چیز اللہ تعالیٰ نے مسخر کی ہوئی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی اس تسخیر کے نتیجہ میں وہی کام کرتی ہے جس کا اس کا پیدا کرنے والا رب ارادہ کرے۔ اور جس کا وہ فیصلہ کرے اور یہ خادم اب کسی انسان کو کوئی مضرت نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک کہ اس کا ارادہ دکھ پہنچانے یا ایذا دینے یا مشقتوں میں ڈالنے کا نہ ہو اور جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ہر چیز کو انسان کیلئے مسخر کیا گیا ہے اور کام پر لگایا گیا ہے"

عام طور پر لوگ غلطی سے سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی چیز ہمارے لئے مسخر کی گئی ہے تو اسے ہماری مرضی کے مطابق کام کرنا چاہیئے یا ہمارے حکم کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے تو انہیں خیال پیدا ہوتا ہے کہ یا تو یہ بات خدا کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی کہ ہر چیز کو انسان کیلئے مسخر کر دیا گیا ہے۔ یا یہ کہ کوئی چیز اس کیلئے مسخر نہیں کی گئی۔ لیکن یہ بات نہیں ہے۔ ہمیں دو باتیں اچھی طرح سمجھ لینے کی ضرورت ہے۔ ایک تو یہ کہ مسخر کے کیا معنی ہیں۔ تسخیر کی کیا ماہیت ہے اور تسخیر ہونے کے باعث ان تمام اشیاء کے افعال کس نہج پر وقوع پذیر ہو سکتے ہیں۔ اور دوسری یہ بات کہ چیزوں کو ہمارے لئے مسخر کر دینے کے بعد ہمارا ان چیزوں کے متعلق کیا سلوک ہونا چاہیئے۔ ہمیں ان سے کیا توقعات وابستہ کرنی چاہئیں۔ اور کس طرح ان کی تسخیر سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے اور وہی ہماری کُنہ اور ہماری حقیقت کو مکمل طور پر جانتا ہے۔ کیا چیز کس رنگ میں ہمارے لئے مفید ہے۔ ان سب باتوں کا صرف اور صرف خدا تعالےٰ ہی کو علم ہے۔ اس نے عالم کون و مکاں کی ہر شئے کو ہمارے لئے مسخر کر دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ان تمام اشیاء کو حکم دے رکھا ہے کہ وہ ہمارے لئے کیا کچھ کریں اور کس طرح کریں۔ یہ تسخیر شدہ چیزیں اللہ تعالےٰ کے اس حکم سے سرتابی نہیں کر سکتیں اور ایک لمحہ کیلئے بھی اپنے مفوضہ کام سے منہ نہیں موڑ سکتیں۔ انسان کا کام یہ ہے کہ ہر وہ کام جو ان تسخیر شدہ اشیاء کے ذمہ لگایا گیا ہے اسے سمجھے اور اس سے اس طرح فائدہ اٹھائے جس طرح خدا چاہتا ہے۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالےٰ نے انسان کو ایک بہت بڑے کام پر لگا دیا ہے اور وہ ہے سوچنا اور نئی نئی باتیں ایجاد کرنا، تسخیر شدہ اشیاء کے نئے نئے استعمالات۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی تمام ایجادیں اسی سوچ کا نتیجہ ہیں۔ مسخر اشیاء کس کس طرح ہمیں فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ اس کا ادراک اور اس کے لئے مزید کوشش ہی ایجادات کا باعث ہے۔

کون اٹھاتا ہے ہاتھ کس کس پر
ل نہیں پا رہی کسی کو خبر
اور پہچان لے اگر کوئی
جائیگا ہاتھ جاں سے دھو کر

ابوالاقبال

○

جینے کا حق کس نے مانگا کس نے کی فریاد
اس جھوٹے الزام سے تم ہو جاؤ گے برباد

ہم تو اپنے عزم و عمل کے ہاتھ میں دے کر ہاتھ
جو بھی ہے ایمان ہمارا کر دیتے ہیں صاد

بات ہماری صلح صفائی اور آپس میں پیار
تم کو ہر دم سُوجھ رہا ہے فتنہ اور فساد

ہم نے دل پر نقش کیا ہے اللہ اور رسول
تم نے دِین سمجھ رکھا ہے حاکم کا ارشاد

کچھ لوگوں کو راس آتا ہے کوثر کا انعام
کچھ لوگوں کے من بھاتی ہے پیٹرل کی امداد

شہر کے لوگو مان رہے ہو اس کو فقیہہِ شہر
جس کے لب پر کفر کی باتیں آنکھوں میں الحاد

میری ہر اِک بات سے ٹپکا پیار کا میٹھا رس
تم نے اپنے دل میں رکھا کینہ بغض عناد

راتوں رات بنے ہیں لوگ امارت کے فرزند
چھوڑ گئے تھے غربت جن کے ورثہ میں اجداد

یہ تاریخ کی بات نسیم کوئی جھٹلائے کیسے
صید ہمیشہ بنتا آیا ہے کل کا صیّاد

نسیم سیفی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صا سے آگے

قوم غریب ہو رہی ہے۔ چوتھی طرف یہ خطرہ درپیش ہے کہ انفرادی آواز کو بزور دبانا قوم کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ ایسے حالات میں دو طرح کے خطرے قوم کو درپیش ہوتے ہیں۔ ایک اندرونی خطرات اور ایک بیرونی خطرات۔

اندرونی خطرات کے نتیجہ میں قوم کے سرمائے کا ایک بڑا حصہ ایسی فوجی یا غیر فوجی پولیس وغیرہ کی تنظیموں پر خرچ کرنا پڑتا ہے جس کی آزاد سوسائٹی میں ضرورت نہیں ہے جہاں آزادی ضمیر ہو وہاں آواز دبانے کے لئے خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر جہاں شک کو فروغ ملے وہاں قوم کی طاقت کا ایک بڑا حصہ جاسوسی پر خرچ ہوتا ہے۔ اور جوں جوں جاسوسی کا نظام تقویت پاتا ہے اجتماعی نظام کے خلاف نفرت اور بھڑکنے لگتی ہے۔ حتیٰ کہ ہر انسان عدم اطمینان کا شکار ہو جاتا ہے۔ بیرونی دنیا سے بھی خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ اس لئے بیرونی طور دفاع کے لئے ہی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ خرچ اشتراکی ملکوں کا دوسرے ملکوں کی نسبت زیادہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے دونوں بلاکوں کے درمیان حسد اور عدم اعتماد بڑھتا گیا اور اس کے نتیجہ میں دونوں کے پاس خوفناک ہتھیار تھے اور ان کو اس حالت میں متوازن رکھنا کہ ایک فریق کو دوسرے پر فوقیت حاصل نہ ہو غیر معمولی اخراجات کا تقاضا کرتے تھے۔ چنانچہ ان ساری باتوں نے اشتراکی ملکوں کی اقتصادیات پر اتنا بوجھ ڈال دیا کہ عدم توازن کی کیفیت پیدا ہو گئی پھر ایسے ملکوں میں ہمیشہ اکثریت کے نام پر انقلاب آتے ہیں اور اپنے ہی ملک کی اکثریت پر ایک اقلیت حکومت کرتی ہے اور نام اکثریت کا لیا جاتا ہے۔ چنانچہ اشتراکیت کے اوّلین لیڈروں میں سے ایک بہت ہی ذہین ٹراٹسکی نے ابتدا ہی سے یہ محسوس کیا۔ وہ لینن کا ممد و معاون رہا اور اشتراکیت کی کوششوں میں اس کا بہت بڑا حصہ ہے اور انقلاب لانے میں اس نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ مگر انقلاب آنے کے بعد وہ اس نظام سے بددل ہو گیا اور ملک چھوڑ کر چلا گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ اشتراکی اجتماعی نظام ساری قوم کو بیڑیاں پہنائے بغیر نہیں سکتا۔ مزید براں جو نتائج پیدا ہوئے وہ یہ ہے کہ چھوٹی پارٹی جو ایسے نظام پر قبضہ کرتی ہے۔ وہ لازماً منفعت حاصل کرتی ہے اور یہ رجحان تمام اشتراکی ممالک میں بڑھتا گیا۔ بعض دفعہ روٹی حاصل کرنے کے لئے سینکڑوں میٹر لمبی قطار میں کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ پس ایک طرف تو اشتراکی ملک فوجی طور پر اتنے طاقتور ہو گئے کہ دنیا کی چوٹی کی فوجی طاقت کے مقابل پر کھڑے ہوں اور دوسری طرف اقتصادی حالت اس حد تک گر چکی ہو کہ عوام کی روزمرہ ضروریات بھی پوری نہ کریں۔ لازماً اس سے عدم توازن پیدا ہوتا ہے اور وہ عمارت جو ۷۰ سال تک تعمیر ہوئی وہ بڑے واضح طور پر عدم توازن کا شکار ہوئی اور اس میں روسی اشتراکی پارٹی کی بددیانتی کا بھی دخل تھا۔

اخلاقیات کی نفی

مارکس نے جب داس کیپیٹل کتاب لکھی تو اس نے فلسفہ پیش کیا ایک تو سائنسی فلسفہ ہے اور دوسرا انسان کی اخلاقی ناکامی کا فلسفہ ہے۔ اس میں اس نے لکھا۔ کہ دنیا کا کوئی نظام جو انسانی اخلاق کے ساتھ اقتصادی نظام پیش کرے اس نے لازماً ناکام ہونا ہے۔ مگر یہ بات وہ بھول گیا کہ دنیا کا کوئی نظام بھی اخلاق کے بغیر نہیں چل سکتا۔

کیونکہ اس نے کہا کہ انسان میں اخلاق کا کوئی عنصر نہیں ہے۔ اس فلسفے نے کچھ عرصہ تک روسی نظام کو دھوکے میں رکھا۔ اور لینن نے خود اخلاق کے خلاف خود ایک عظیم کتاب لکھی سختی سے اخلاقی تعلیم کی مخالفت کی اور کہا کہ یہ کیمونزم کے لئے خودکشی کے مترادف ہے۔ اور اخلاقیات کے نتیجے میں لازماً خیالات خدا کی طرف منتقل ہوں گے اور بڑی ذہانت سے یہ بات کہی کہ اخلاقیات کی بنیاد خدا کے تصور پر ہوا کرتی ہے اور مذہب کے بغیر دنیا میں کوئی اخلاقی نظام قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اگر اخلاق کی طرف رُخ کیا تو اخلاق مذہب کی طرف لازماً لے جائیں گے۔ اور اگر خدا کا وجود تسلیم ہو گیا تو اس کی بالادستی تسلیم ہو گی پھر عوام کی حکومت کا سوال نہیں رہے گا۔ لیکن وہ بھی اس بات کو بھول گیا کہ کوئی نظام قائم نہیں رہ سکتا جب تک اس کی بنیاد اخلاقیات پر نہ ہو۔ اگر اخلاقیات کو مٹا دیا جائے تو انسانیت مٹ جائیگی۔

حضور نے فرمایا لینن کے بعد روسی لیڈر شپ اسی نہج پر جاری رہی یہاں تک کہ چینی انقلاب آیا اور چینی انقلاب میں ماؤزے تنگ نے اس کمزوری کو محسوس کیا۔ اسی لئے ماؤزے تنگ نے اپنی کتابوں میں اخلاقیات پر بہت زور دیا۔ وہ خود تو خدا کا بھی قائل نہیں تھا مگر اس کا اخلاقیات پر زور دینا مجبوری کی وجہ سے تھا اس نے روسی تجربے کو ناکام ہوتے دیکھا تھا اور جان رہا تھا کہ یہ عمارت منہدم ہو گی۔ ماؤزے تنگ نے بھی تجربہ کیا اور محسوس کیا کہ لینن ٹھیک کہتا تھا جب بھی اس نے اخلاقیات پر زور دیا چینی عوام کے ذہن میں کنفیوشس کی تعلیم کا اثر ابھرنے لگا حقیقت میں ماؤزے تنگ کنفیوشس کی تعلیم سے استفادہ کر رہا تھا۔ اور چونکہ کنفیوشس خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی تھے اس لئے ان کی تعلیم قرآن کی تعلیم کے ہم آہنگ ہے۔ چنانچہ چینی قوم میں کنفیوشس کی طرف رجحان بڑھنا شروع ہوا۔ چنانچہ ماؤزے تنگ کی تحریکات کا خلاصہ یہ ہے کہ کبھی وہ اخلاقیات پر زور دیتا تھا اور کبھی وہ کنفیوشس ازم کے خلاف تحریک چلاتا تھا۔ اور اسطرح وہ کسی حد تک توازن قائم کرنے میں کامیاب رہا۔

اسکے بعد آنے والوں نے اخلاقیات کے مضمون کو نہ سمجھا۔ اس لئے بعد کی لیڈر شپ اسی طرح کی لیڈر شپ ہے جیسے روس کی پندرہ بیس سالہ پہلے کی لیڈر شپ تھی۔ اس لئے میں گوربا چوف کی ذہانت اور بہادری کا قائل ہوں کہ انہوں نے ان حالات کو سمجھ کر بڑی حکمت عملی کے ساتھ وہ اقدامات شروع کئے کہ قوم اشتراکیت کے چنگل سے اس حد تک نکل آئے کہ خرابیوں کے بداثرات قوم پر اثر انداز نہ ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قوم نے کچھ کھویا ہے اور کچھ پایا ہے۔ یہ کہنا بالکل غلط ہو گا کہ اشتراکیت کی جڑیں اکھڑ چکی ہیں اگرچہ ہم مارکسزم کے قائل نہیں مگر پھر بھی جہاں تک بنیادی انسانی حقوق کا تعلق ہے یعنی روٹی کا حق، کپڑے کا حق اور سر چھپانے کا حق اور اچھے پانی کا حق۔ یہ چار بنیادی ضروریات تھیں اشتراکی انقلاب ان میں سے تین بنیادی ضروریات کے نام پر آیا ہے اس میں پانی کی ضرورت کا ذکر نہیں۔ جہاں اسلام کی یہ پہلی اینٹ تھی اشتراکیت کی یہ آخری اینٹ تھی۔ اسلام نے احسان اور عدل کے مقام کا تعین کیا جس سے انسان کی انانیت چمکتی ہے اور اسے اہمیت دیتی ہے۔ اسلامی اقتصادی نظام ان دونوں نظاموں کے وسط میں ہے اسی لئے اس کو لاشرقیہ ولاغربیہ کہا گیا۔ بعض امور میں یہ اشتراکی نظام کا موئید ہے اور بعض میں مغربی نظام کا۔

مغربی نظام بھی کامیاب نہیں

حضور نے فرمایا کہ یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ مغربی اقتصادی نظام فتح یاب ہوا ہے۔ ان کے اندر بھی رخنے ہیں وہ خود ڈول رہا ہے اور کئی پہلوؤں سے وہ چٹان کے اس کنارے تک پہنچا ہے جس سے گرنے کے بعد تباہی ہوا کرتی ہے اس نظام کی بنیاد اجتماعیت سے ہٹ کر انفرادیت تک اتنی زیادہ ہو گئی کہ خود غرضی کی انتہا ہو گئی ہے۔

حضور نے فرمایا اس میں بھی اندرونی خطرات ہیں اور بیرونی خطرات بھی مگر تفصیل میں جانے کا اس وقت وقت نہیں۔ مختصراً یہ کہ اس نظام کے نتیجہ میں بھی تمام مغربی دنیا میں بے چینی ہے۔ امریکہ میں انفرادیت پر اتنا زور دیا گیا کہ مجرموں کو قانون پناہ دیتا ہے اور معصوموں سے پناہ ہٹاتا ہے۔ اور پھر رحم کے نام پر سزائے موت کو ہٹایا گیا جو خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ جہاں موت کی سزا ہٹالی جائے وہاں مجرموں سے موت کی سزا ہٹائی جاتی ہے اور معصوموں پر موت کی سزا وارد کی جاتی ہے۔ قتل کی حوصلہ افزائی ہو جاتی ہے۔

پس آزادی کا فقدان ہی سب سے بڑا گناہ ہے جو مغربی دنیا میں بھی موجود ہے اور مشرقی دنیا میں بھی موجود ہے۔ قانون قدرت لازماً جیتا کرتا ہے۔ کوئی دنیا کا دانشور قانون قدرت کے خلاف نظام کو تقویت دینے کی کوشش کرتا ہے تو لازماً آخر اُس نے ہزیمت اٹھانا ہے اس کی شکست مقدر ہے۔ مغربی نظام بھی بعض پہلوؤں سے ناکام ہو چکا ہے پس یہ کہنا کہ اشتراکی نظام ناکام ہوا ہے اور مغربی نظام کی فتح ہوئی بالکل غلط ہے۔

پہلے شراب کی لعنت تھی اور اب ڈرگ کا بھی دور دورہ ہے۔ اور نئی نئی قسم کی ڈرگز ایجاد ہو رہی ہیں۔ اگر ایک ڈرگ کے عادی کی طلب پوری نہ ہو تو وہ ہر بڑے سے بڑا جرم کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

یہ صورت حال بہت خطرناک ہے۔ مغربی دنیا میں اخلاقی ڈھانچہ تباہ ہو گیا ہے۔ اور ایسی تہذیب نکلی ہے جس کو عیسائیت کی تہذیب کہتے ہیں مگر خدا گواہ ہے عیسائیت کو اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ عیسائیت خدا کا پیدا کردہ پاکیزہ مذہب تھا جس کے نتیجہ میں حق تلفی کا نہیں بلکہ حق چھوڑنے کا جذبہ ابھرتا تھا۔ لیکن اس تہذیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جان حق تلف کرنا بن گئی ہے۔ اس طرح خود غرضی انفرادی سطح پر بھی اور قومی سطح پر بھی بڑھ رہی ہے۔ ایسی صورت میں ان ملکوں کا اقتصادی نظام بھی خود غرض ہوگا۔ اسی طرح دوسرے ممالک سے صنعتی یا دیگر روابط ہیں۔ ان کا بھی یہی مقصد ہے کہ غریب ملکوں سے دولت کو لازماً امیر ملکوں کی طرف منتقل ہونا ہے۔ لوگ مجبور ہو رہے ہیں۔ جرمنی کے دو حصے کر دیئے گئے۔ ۱/۳ حصہ جرمن علیحدہ کر کے مشرقی جرمنی کا نام دیا گیا اور اقتصادی طور پر وہ روس کے نیچے آگیا۔ حال ہی میں دیوارِ برلن ٹوٹی ہے۔ اور بٹی ہوئی قوم کے ایک دوسرے سے ملنے کا سلسلہ اس تیزی سے شروع ہوا ہے کہ کوئی مغربی مفکر اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے نتیجہ میں جہاں بعض مغربی راہنماؤں نے خوشی کے شادیانے بجائے اور کہا کہ اشتراکیت ٹوٹ گئی وہاں بعض دانشوروں نے خطرات بھی محسوس کئے۔ چنانچہ مسٹر تھیچر نے کبھی بھی کھلی خوشی کا اظہار نہیں کیا۔ وہ اندر سے سخت فکر مند معلوم ہوتی ہیں اور وہ سمجھتی ہیں کہ بعض خطرات ایسے پیدا ہوں گے جن کو پھر ہم قابو میں نہیں لا سکیں گے۔ بعض خطرات کو جو مغربی دنیا محسوس کرتی ہے، ممکن ہے بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہو اور ان کا تعلق بدظنی سے ہو مثلاً جرمن قوم سے متعلق جن خدشات کا اظہار دبی زبان سے کیا جاتا ہے اگر کوئی وزیر ان خدشات کا کھلم کھلا اعلان کر دے تو اسے استعفیٰ دینا پڑتا ہے۔ ایسے خیالات قوم کے دماغ میں پنپ رہے ہیں۔ ان کا ایک حصہ بدظنی سے تعلق رکھتا ہے۔ یورپ میں بعض ممالک یہ سمجھتے ہیں کہ جرمنی کے آپس میں اکٹھے ہو جانے سے جرمن اقتصادیات کو اتنی بڑی طاقت ملے گی کہ جرمن قوم دوبارہ دنیا کے لئے مصیبت نہ بن جائے۔ یہ خطرات ہیں جن کو مغربی دنیا کے بہت سے ذکی سیاست دان محسوس کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی راہنمائی کی ضرورت

لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ یہاں بھی ان کو جماعتِ احمدیہ کی راہنمائی کی ضرورت ہے۔ جرمنی سے تمام دنیا کو کبھی کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ اگر جرمن قوم سے عزت اور احترام کا سلوک کیا جائے۔ اس کے حقوق اس کو دیئے جائیں۔ اگر خطرات کی پیش بندی کے سلسلہ میں کچھ ناجائز اتحاد ہوئے اور اس قوم پر پابندیاں عائد کرنے کی کوشش کی گئی اور اس قوم نے محسوس کیا کہ ہم سے عدم اعتماد کا سلوک کیا جا رہا ہے تو لازماً اس قوم میں وہی رجحانات دوبارہ سر نکالنا شروع کر دیں گے جن کو نازی رجحانات کہا جاتا ہے۔ اس لئے یہاں بھی مذہبی اخلاق کی ضرورت ہے۔ دل جیتنے کی ضرورت ہے۔ پھر حضور نے فرمایا کہ میرا تجربہ جرمن قوم کے متعلق یہ ہے کہ اس قوم کو خدا تعالیٰ نے بعض غیر معمولی خوبیوں سے مرصع فرمایا ہے۔ یہ متوازن درجے کے ذہین ہیں مگر غیر معمولی محنتی قوم ہے۔ ڈسپلن کی عادت ہے۔ قوم کی خاطر قربانی کا جذبہ پایا جاتا ہے اور بظاہر سخت ہیں، لیکن دل نرم ہیں۔ جرمن قوم کو دنیا کے سامنے ایک سخت گیر قوم کی شکل میں پیش کیا جاتا رہا مگر امر واقعہ یہ ہے کہ نازی دنیا میں جو کچھ ہوا وہ جرمن قوم کی سخت دلی کے نتیجہ میں نہیں بلکہ ایک ایسے آمرانہ نظام کے غالب آجانے کی وجہ سے تھا جس کی باگ ڈور بعض سخت دلوں کے ہاتھوں میں تھی۔ جرمن قوم بحیثیت مجموعی نہ اس وقت سخت دل تھی نہ آج سخت دل ہے۔ اور ان سے حسنِ سلوک کے نتیجے میں فوراً ان کا بیرونی خول ٹوٹ جاتا ہے اور اندر سے صاف دل نکلتے ہیں۔ یورپ میں سب سے زیادہ سادہ دل قوم ہیں اور ان میں اپنی بڑائی کے غلط تصورات موجود نہیں۔ خوددار ضرور ہیں۔ اگر ان کے ساتھ حسنِ سلوک کریں تو محبت کا جواب محبت سے دینے والے ہیں۔ اس لئے اب جب کہ دونوں جرمنی ایک ہو رہے ہیں یورپ کے لئے پہلے سے بھی زیادہ ضروری ہے کہ اپنے گذشتہ سلوک کو نہ دہرائیں۔ اور جرمن قوم پر ناجائز پابندیاں لگانے کی کوشش نہ کریں بلکہ ان کو اپنائیں اور جو قدرتی راہنمائی کی صفت خدا تعالیٰ نے ان میں رکھی ہیں ان سے استفادہ کریں۔ دونوں جرمنی کے اتحاد سے فی الحال چند سالوں تک جرمنی اقتصادی طور پر گرے گا کیونکہ ان کو اپنے بھائیوں کا بوجھ بھی اٹھانا پڑے گا۔ ان بھائیوں کو اقتصادی طور پر بحال کرنے کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہوگی اور دولت بھی خرچ ہوگی۔ کیونکہ اشتراکی دور نے ۲۸ سالوں تک جرمن قوم کی صلاحیتوں کو بہت حد تک ضائع کیا۔ لیکن جب یہ درمیانی عرصہ پورا ہو جائے گا جرمن قوم ملک کی اقتصادیات کو محنت کی وجہ سے کہیں کی کہیں پہنچا دے گی۔ مشرقی جرمنی میں بھی ٹیکنیکل طور پر بہت ذہین لوگ موجود ہیں۔

سر دست امریکہ کی اقتصادیات خود اس وقت بحران کا شکار ہو رہی ہے اور بہت سی منڈیاں یورپ کے چیلنج کی وجہ سے اس کے ہاتھ سے نکل رہی ہیں۔ اس لئے جرمنی جو ابھرے گا تو لازماً کئی منڈیوں پر قبضہ کرے گا۔ اور جاپان کے مقابلہ میں پہلے سے زیادہ اقتصادی مقابلے کی اہلیت رکھ کر ابھرے گا۔

حضور نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا ادھر مغربی یورپ بھی اکٹھا ہو رہا ہے۔ اس طرح جرمنی کو دوہرا فائدہ ہو گا۔ ایک طرف مغربی یورپ کے اتحاد کی وجہ سے اسے استفادہ کا حق رہے گا اور دوسری طرف مشرقی یورپ کی قوموں جن کے ساتھ اس کے روابط پہلے سے ہیں کا ہاتھ بٹانے اور اس کا سرپرست بننے کا اعزاز بھی جرمنی کو حاصل ہو گا۔ آپ نے فرمایا اقتصادیات کا تعلق مذہب سے بھی ہے، سیاست سے بھی اور اخلاقیات سے بھی اس کا تعلق ہے۔

نئے دور کے خطرات

حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

روس نے بھی بڑی تیزی کے ساتھ ایک نسبتاً مختلف اقتصادی نظام کو اپنانا ہے جس میں بیرونی منڈیوں کی تلاش شامل ہو گی۔ دنیا کے نقشے بدلیں گے اور دوستیاں بھی بدلیں گی۔ اس طرح لازماً لذت کے حصول کی جو دوڑ مغربی دنیا میں ہو رہی ہے وہ مشرقی دنیا میں بھی داخل ہو گی۔ یہ سب سے بڑا خطرہ ہے جو میں محسوس کر رہا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ انقلاب میں چمک دمک کی زندگی بہت بڑا محرک بنی ہے۔ ٹیلیویژن کے عام ہو جانے کی وجہ سے نیز عالمی رسل و رسائل کے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا ہونے کی وجہ سے وہ مشرقی یورپ جو باہر کی دنیا سے عملاً کٹتا چلا جا رہا تھا ان رسل و رسائل کی وجہ سے وہ دنیا کے ان حالات پر جھانکنے کا اہل ہو گیا اور روز بروز ریڈیو ٹیلیویژن کے ذریعہ جب چمکیلی زندگی ان تک پہنچی تو ان کا احساس محرومی بڑھنا شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا اشتراکیت احساسِ محرومی کی پیداوار تھی۔ اور اشتراکیت کی عمارت منہدم کرنے میں بھی احساسِ محرومی نے بڑا کردار ادا کیا ہے۔ بدقسمتی سے یہ احساسِ محرومی کہ ہمیں تو زندگی کی یہ لذتیں حاصل نہیں ایک ایسی نسل کو پیدا ہوا ہے جس کی اخلاقی بنیادیں ہل چکی تھیں اور بدنصیبی یہ کہ مغربی طاقتیں اس انقلاب کو تقویت دینے کی خاطر اور یہ یقینی بنانے کے لئے کہ اشتراکی دنیا کے نوجوان پھر کسی اشتراکیت کی طرف نہ لوٹ سکیں ان کو یہ لذتیں مہیا کرنے میں ممد بن رہی ہیں۔ یہ خوفناک مغربی معاشرہ زہر کی طرح اس مشرقی یورپ میں سرایت کرے گا جس کا جسم اس زہر کو قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ اقتصادیات کمزور ہو تو عیاشی ایک بہت بڑا جرم بن جایا کرتی ہے۔ اس طرح کچھ عرصہ بعد جو اقتصادی خوشحالی ہوگی تو وہ اپنے ساتھ وہ برائیاں بھی لے آئے گی جو ان کی انسانیت کو کچل دیں گی۔ دوسرا خطرہ یہ ہے کہ مختلف مذاہب بڑی تیزی کے ساتھ ان ممالک میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے اور وہ مذاہب بھی اپنی اُن شکلوں کے ساتھ داخل ہونے کی کوشش کریں گے جن کے خلاف ردِّ عمل کے نتیجہ میں اشتراکیت معرضِ وجود میں آئی تھی۔

آپ نے فرمایا کہ ایک عیسائیت تھی جو انسانیت کی تعلیم دینے والی تھی جو عرش سے نور بن کر لوگوں کے دلوں پر نازل ہوئی تھی۔ تین سو سالوں کی مسلسل عذاب کی چکی میں پیسے جانے کے باوجود وہ اس مقدس عیسائیت کے وفادار رہے مگر وہ عیسائیت جس کے خلاف مارکس نے اور اشتراکی فلسفہ دانوں نے بغاوت کی ہے وہ عیسائیت کی بگڑی ہوئی شکل تھی۔ جہاں عیسائیت کا نام تو تھا مگر عیسائی اخلاقیات کا کوئی دخل نہ تھا۔ اس قسم کی مصنوعی عیسائیت کے خلاف ایک ایسے فلسفہ نے بغاوت کی جو اقتصادی لحاظ سے بھی غیر مطمئن تھا۔ اب واپس ان چیزوں کی طرف لوٹانے کی کوشش کی جائے گی۔ اور عیسائیت اس شکل میں ان میں داخل ہونے کی کوشش کرے گی جو چند سو سالوں سے عیسائی عقائد کی طرف ان کو واپس لوٹا دے گی۔ ان عقائد کی طرف جن سے وہ باغی ہو کر عیسائیت سے الگ ہوئے تھے۔ حضور نے فرمایا بعض لوگ اسلام کی غلط توجیح کرتے ہیں جس میں تلوار کو، تشدد کو اپنی مرضی کے خلاف رائے برداشت نہ کرنے کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کو یہ حق ہے کہ اگر کوئی شخص مسلمان ہونا چاہے تو اس سوسائٹی کو جس سے وہ آیا ہے یہ حق حاصل نہیں کہ اس کے اسلام لانے میں روک بنے دوسری طرف اگر کوئی مسلمان کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنا چاہے تو اسے اس بات کا حق نہیں۔ بلکہ اسلام یہ حق رکھتا ہے کہ اسکی گردن اڑا دے۔ یہ ناانصافی ایک ایسے مذہب کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ ظالمانہ طور پر یہ جو دنیا میں انصاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاسب سے بڑا علمبردار تھا اور جس کی بنیادی تعلیم ہی یہ ہے کہ کسی قوم کی حمایت یا دشمنی میں انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو۔

پس اسلام کے ایسے علمبردار وہاں داخل ہوں گے جنہوں نے اسلام کا بگڑا ہوا تصور پیش کرنا ہے۔ اور ان دونوں گروہوں کے پیچھے سیاسی طاقتیں کارفرما ہوں گی۔

حضور نے فرمایا کہ اس کے نتیجہ میں ایک اور چیز بھی پیدا ہوئی ہے جو بہت بھیانک ہے وہ مذہب اور مذہب کے ماننے والوں میں امتیاز نہ کرنا ہے اور مذہب کو قومیت بنا دینا ہے حالانکہ دنیا کا کوئی مذہب قومیت پیدا نہیں کرتا وہ امت پیدا کرتا ہے جس کی بنیاد اخلاق ہوتی ہے اور امتوں سے کسی کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔

ایسے حالات روس میں ہیں جہاں عیسائیت کو ایکسپلائٹ کر کے مرکزی روسی نظام کے خلاف بغاوت پر آمادہ کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ جیسا کہ پولینڈ میں ہوا۔ اور ایسے مسلمان ممالک روس کے نظام میں موجود ہیں اور جہاں خطرہ ہے کہ بہت سے اسلامی ممالک اپنے سیاسی نفوذ کی خاطر اسلام کو وہاں ایکسپلائٹ کریں گے اور وہاں اسلام کے نام پر تشدد داخل کریں گے اور قوموں کو بتائیں گے کہ تمہاری آزادی کا ایک ہی طریق ہے کہ اسلام کے نام پر اکٹھے ہو جاؤ اور روس سے آزادی حاصل کرو۔ اس کے لئے چاہے جتنا مرضی خون خرابہ کرو۔ بدامنی پھیلاؤ۔ قتل و غارت کرو اور اس کا نام جہاد رکھیں گے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلام کے خلاف سارے روس میں نفرت کی لہر پھیل جائے گی۔ اور نہایت خوفناک تصادم ہونگے اور مغربی دنیا یہ باور کرانے میں کامیاب ہو جائے گی کہ اسلام ایک خونی مذہب ہے اور اس کی فطرت میں فساد داخل ہے۔ حالانکہ اسلام کا نام ہی "امن" ہے۔

آپ نے جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ احمدیت کے لئے ان باتوں کی وجہ سے بہت سی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ دنیا کو ہر قسم کے خطرات سے بچانے کی ذمہ داری بھی ہم پر ہے۔ اور ہماری مثال اس ٹٹیری کی طرح ہے جس کو کسی نے پوچھا کہ تم اوپر ٹانگیں کر کے کیوں سوتے ہو تو اس نے جواب دیا اسلئے کہ اگر آسمان گر پڑے تو ٹانگوں پر اس کو سنبھال سکوں۔ اس سے پہلے ۳۰۰ سال کے عرصہ کے اندر اندر وہ عیسائیت جو ایک ٹٹیری سے بڑھ کر نہیں تھی اور جو یہ دعوی کر رہی تھی کہ ہم نے مصیبتوں کے آسمان کو اپنی ٹانگوں پر اٹھا لینا ہے اس عیسائیت کو یہ توفیق ملی کہ وہ رومن سلطنت کے آسمان کو اپنے پاؤں تلے کچل دے۔ اس عیسائیت نے ایک نیا آسمان بنایا۔ حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

اے احمدیو! تمہارے لئے مایوسی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اگر تم مایوس ہو گئے تو یہ اتنا بڑا گناہ ہوگا کہ اس سے پہلے کسی مذہبی جماعت نے اتنا بڑا گناہ نہیں کیا ہوگا۔ کیونکہ تم انسانیت کی آخری امید ہو۔ انسانیت کی پناہ کے لئے آخری آماجگاہ ہو۔ گو تم تھوڑے ہو اور کمزور ہو اور ویسے ہی مظالم کا نشانہ بنائے گئے ہو۔ مگر میں آسمان کے خدائے ذوالجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے کمزور عیسائیت کو دنیا پر غالب آنے کا حکم دیا اور غالب کر کے دکھا دیا اور میں خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ وہ چند کمزور انسان جن کے گھر چھینے گئے جن کو کلمہ شہادت کے جرم میں گلیوں میں گھسیٹا گیا اور جن کے سینے پر تپتے ہوئے پتھر رکھے گئے۔ جن کی عورتوں کو نیزہ مار کر شہید کیا گیا۔ اور مجبور کیا گیا کہ تم کلمہ توحید کا انکار کرو مگر انہوں نے انکار نہ کیا۔ وہ مظلوم جو اپنے گھروں سے نکالے گئے اور جن کے متعلق قرآن نے گواہی دی کہ ان کو اب تلوار اٹھانے کی اس لئے اجازت دی گئی ہے کہ ان پر اس وجہ سے ظلم کئے گئے کہ یہ خدا کو اپنا رب کہتے تھے۔ یہ ایسے مظلوم لوگ تھے کہ جو چاہتا ان پر ظلم کرتا اور وہ اُف تک نہ کرتے۔ خدا تعالے فرماتا ہے کہ میں نے ان کو اجازت دی کہ اٹھو اور بڑی بڑی طاقتوں سے بھڑ جاؤ اس وجہ سے نہیں کہ وہ طاقتور بن چکے تھے انہیں اس طرح کہ جیسے ممولے کو شہباز سے لڑنے کی اجازت دے دی جائے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ پس جہاد کی اجازت ان حالات میں دی گئی تھی جو کمزوری کی انتہائی حالت تھی۔

اسکے بعد فرمایا کہ۔ اجازت دینے والا ذمہ دار ہے۔ اجازت دینے والا کائنات کا خدا ہے۔ جس سے دنیا کی کوئی طاقت ٹکرا نہیں سکتی۔

پس اے حضرت بانی سلسلہ کے غلامو! جو آج اتنے کمزور ہو کہ اپنے وطن سے بھی بے وطن کر دیئے گئے ہو۔ اتنے بے بس ہو کہ اپنے وطن کے شہری حقوق سے بھی کلیتاً محروم کر دیئے گئے ہو۔ جن کی عزت سے کھیلنے کا ہر کسی کو حق ہے۔ اور جن کو یہ حق نہیں کہ ہر حملہ آور کے مقابل پر اُف بھی کر سکیں۔ کیونکہ اگر وہ اُف بھی کریں تو دشمن کو تکلیف پہنچتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ان کو مزید سزا دی جاتی ہے

حضور نے فرمایا وہ زمانے گئے جب کسی قوم کے سردار کو گالیاں دینے کے نتیجے میں ایسے ظلم کئے جاتے تھے۔ مگر اے کمزورو کہ جن سے بڑھ کر آج دنیا میں کوئی کمزور نہیں تمہیں تو اس جرم کی بھی سزائیں دی جاتی ہیں کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کیوں کرتے ہو۔ ان پر درود کیوں بھیجتے ہو۔ تمہارے ساتھ انسانیت کا ادنیٰ سلوک بھی روا نہیں رکھا جا رہا۔ تمہیں خدا نے دنیا کے نقشے بدلنے کے لئے پیدا اور کھڑا کیا ہے۔ تمہیں خدا اجازت دیتا ہے کہ دینِ حق کے حقیقی جہاد کے لئے اٹھو اور تمام دنیا کو دینِ حق کیلئے فتح کرو۔ یہ یاد رکھنا کہ گو تم کمزور ہو مگر وہ خدا کمزور نہیں جس نے تمہیں کھڑا کیا ہے۔ خدا تعالے تمہاری نصرت فرمائے گا اور لازماً تمہیں ساری دنیا میں غالب کر کے دکھائے گا۔ مگر یہ یاد رکھو تمہارے ہتھیار محبت کے ہتھیار ہیں۔ دلائل کے ہتھیار ہیں۔ تم قوموں کو زندہ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو مارنے کیلئے نہیں۔ خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ آج جہاں ساری دنیا کے معاشرے انسانوں کو جانور بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ آپ نے ان جانوروں کو انسان بنانا ہے مرتی ہوئی دنیا کو نئی زندگی عطا کرنی ہے جسکے لئے اعلیٰ اخلاق اور لمبے عرصہ کی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ جب تک تم دعاگو نہیں بنو گے اور تمہاری دعاؤں میں اثر پیدا نہیں ہوگا تم یہ روحانی انقلاب بپا نہیں کر سکتے۔ آپ نے فرمایا تم نے مردہ دلوں پر آبِ حیات چھڑکنا ہے۔ اس کیلئے آپ کو خدائی وجود بننا پڑے گا۔ پس دعائیں کرو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بنی نوع انسان میں سے کسی کو وہ ہاتھ نہیں بخشے گئے جو ان دو بڑی بڑی قوموں یعنی مشرقی اور مغربی دنیا کا مقابلہ بزورِ شمشیر کر سکے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت کے موعود پر خدا تعالیٰ وحی نازل فرمائے گا کہ دعا کے ہتھیاروں سے ان کا مقابلہ کرے۔ پس آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرما دی تھی۔ بلکہ دعا کی صورت میں فتح کی کلید ہمارے ہاتھوں میں تھما دی تھی۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ جماعت اسی روحانی انقلاب کے لئے کثرت سے دعائیں کرے گی اور خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق جوڑے گی کہ گویا وہ بھی ایک ٹٹیری ہے جو دنیا کو بچائے گی۔

آپ نے فرمایا کہ روس میں ہونے والے واقعات کے متعلق خدا تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کو ان کے آغاز اور انجام دونوں کی خبر دے دی تھی اور جماعت احمدیہ کی تقدیر کو ان حالات کے ساتھ وابستہ کر دیا تھا اور اسکے نتیجے سے آگاہ کر دیا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آنے والے خطرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بہت سے زلزلے آنیوالے ہیں جن سے مراد ظاہری زمینی زلزلے بھی ہو سکتے ہیں اور بہت بڑی عالمی آفات بھی ہو سکتی ہیں جو تمام دنیا کو گھیر لیں گی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے منظوم کلام میں بھی ان کی پیشخبریاں ملتی ہیں۔ پس ہم اس دور میں داخل ہو گئے ہیں جو انجام کا دور ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو روس میں ریت کے ذروں کی مانند دیکھتا ہوں۔ پس اگر روس کی کامل تباہی مراد ہوتی تو ریت کے ذروں کا ذکر نہ ہوتا۔ مراد یہ ہے کہ نظام ٹوٹے گا۔ روسی قوم سلامت رہے گی اور اسے یہ توفیق ملے گی کہ وہ احمدیت کے نور سے منور ہو اور نئی زندگی حاصل کرے۔ پس روس کو نئی زندگی دینے والے ہم ہی ہونگے۔ اس لئے دعائیں بھی کریں۔ زبانیں بھی سیکھیں اور اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش بھی کریں اور یقین رکھیں کہ جیسا پیشگوئیوں کا پہلا حصہ پورا ہوا۔ ان کا بقیہ حصہ بھی پورا ہوگا۔

آخر میں حضور اقدس نے اسیرانِ راہِ مولا کے لئے دعا کی تحریک فرمائی آپ نے فرمایا کہ ان کی یادوں کو زندہ رکھنا ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسیرانِ راہِ مولا ہی حقیقت میں آزاد ہیں یہ تمہاری آزادی کے ضامن ہیں۔ پس ان آزاد روحوں کو یاد رکھیں۔ اپنے شہید زندوں کو بھی یاد رکھیں۔ خدا تعالیٰ ان اسیرانِ راہِ مولا کی تمام تکلیفوں کو آسان کر کے ہمارے دکھوں کو ٹال دے۔ اسی طرح تمام بنی نوع انسان کی بہبود کے لئے دعا کریں۔

لمبی دعا کے بعد حضور سلام کہہ کر رخصت ہوئے اور اس طرح جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۲۵ واں جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچا۔

اعلان دارالقضاء ربوہ

مکرم طارق محمود سلطان صاحب وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم رانا محمد بخش صاحب سکنہ ۳۰/ب محلہ دارالبرکات ربوہ کا پلاٹ (مع مکان) نمبر ۳۰/ب دارالبرکات ربوہ ان کے دو بیٹوں طارق محمود سلطان صاحب اور نصیر احمد ناصر صاحب کے نام منتقل کیا جائے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

یہ کافی نہیں کہ آپ نے الفضل کسی سے لے کر پڑھ لیا۔ آپ خود خریدیں اور پڑھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۵۳۰ :۔ میں عبدالحمید ولد SAMILIN پیشہ NONE عمر ۶۱ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ایک چھوٹا سا مکان مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالحمید ولد SAMILIN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ EMAN SANUSI انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ JUSDJA HASYIM وصیت نمبر ۲۵۴۴۶۔

مسل نمبر ۲۷۵۳۱ :۔ میں حافظ الیاس KISAWE ولد سلیمان MWANJE.K. پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یوگنڈا حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ الیاس KISAWE آف یوگنڈا حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ ISRAAEL-S-LUTALIG-A یوگنڈا۔ گواہ شد نمبر۲ MZEE ALI MUWANDA KAYONGO S/O MOHAMMED KAYONGO یوگنڈا۔

مسل نمبر ۲۷۵۳۲ :۔ میں قریشی طاہر احمد ناصر ولد قریشی عبدالرزاق صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ حال منگلا ڈیم ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۱۰ مرلہ واقع دارالعلوم جنوبی ربوہ مالیتی دو لاکھ روپے (۲) کار ٹیوٹا کرولا مالیتی ایک لاکھ بیس ہزار روپے (۳) سیونگ اکاؤنٹ ۳,۰۰,۰۰۰/- روپے (۴) نیشنل سیونگ سکیم ۱۷,۰۰۰/- روپے (۵) فکسڈ ڈیپازٹ ۹۰,۰۰۰/- روپے (۶) ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ ۵۷,۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۳,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ ۲۵۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ قریشی طاہر احمد ناصر دارالعلوم جنوبی ربوہ حال جہلم۔ گواہ شد نمبر۱۔ ارشد اقبال بھٹی ولد نصیر الدین بھٹی تربیلا ڈیم۔ گواہ شد نمبر۲۔ بشارت احمد خان ولد محمد عباس خان تربیلا ڈیم۔

مسل نمبر ۲۷۵۳۳ :۔ میں عبدالرشید ولد عبدالعزیز صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر۱۰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۸ کنال زمین واقعہ ٹروہ ضلع سیالکوٹ مالیتی ۲۰,۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۲۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ ۴۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالرشید کوارٹر نمبر۱۰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالرشید احمد وصیت نمبر ۲۵۴۳۲۔ گواہ شد نمبر۲ چوہدری ناصر احمد کوارٹر ۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۵۳۴ :۔ میں سکینہ بی بی زوجہ خواجہ فضل احمد صاحب قوم جام پیشہ خانہ داری عمر ۸۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر ۷۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۱½ تولہ مالیتی ۴,۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سکینہ بی بی زوجہ فضل احمد ۱۶/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ خواجہ فضل احمد خاوند موصیہ۔ وصیت نمبر ۱۰۷۷۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد عبداللہ برادر حقیقی موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۵۳۵ :۔ میں خالد مقصود احمد ولد سید مسعود احمد صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خالد مقصود احمد دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ سید مسعود احمد وصیت نمبر ۸۹۸۹ والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ مرزا غلام احمد وصیت نمبر ۱۵۱۶۷۔

مسل نمبر ۲۷۵۳۶ :۔ میں طاہرہ ظفر بنت ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر قوم گکھڑ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات ۱۰ گرام مالیتی ۳۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت حصہ منافع :

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کبوز ٹو میڈ ٹیسن کمپنی ربوہ مل رہے ہیں
ہیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی
ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ
کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد
کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو
اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی
رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت
حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ
تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ
طاہرہ ظفر بنت ڈاکٹر نذیر احمد ظفر دارالصدر
شمالی۔ گواہ شد نمبر۱۔ راجہ نذیر احمد ظفر
والد موصیہ وصیت ۱۸۷۶۵۔ گواہ شد
نمبر۲۔ راجہ رفیق احمد برادر موصیہ وصیت
نمبر ۲۴۹۸۲۔

مسل نمبر ۲۷۵۳۷:۔ میں امتہ النصیر
زوجہ مکرم محمد طارق اسلام قوم راجپوت
پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی
احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۳۶ تحریک جدید
ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ
آج بتاریخ ۷/۴/۹۰ میں وصیت کرتی
ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ
جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی
کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ
وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے
جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی
ہے۔ (۱) حق مہر ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند
محترم (۲) زیورات طلائی وزنی ۵ تولہ
مالیتی ۱۶,۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے
مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب
خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی
ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل
صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر
اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا
کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز
کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت
حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر
سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ النصیر
زوجہ محمد طارق اسلام کوارٹر نمبر ۳۶ تحریک
جدید ربوہ گواہ شد نمبر۱۔ محمد طارق اسلام
خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد صادق
وصیت نمبر ۱۰۸۲۹۔

مسل نمبر ۲۷۵۳۸:۔ میں انتصار احمد
نذر ولد مکرم نذر احمد صاحب قوم
راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۹½ سال
بیعت پیدائشی احمدی ساکن رائے پور
ضلع سیالکوٹ حال گولبازار ربوہ بقائمی
ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ
۴/۴/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری
وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ
وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس
وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ
کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ
۲۴۵/- روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل
رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد
کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن
احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد
کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس
کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں
گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور
فرمائی جائے۔ العبد۔ انتصار احمد نذر
گولبازار ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ آغا یحیی
خان فیکٹری ایریا ربوہ وصیت نمبر ۲۶۶۰۰
گواہ شد نمبر۲ عبد السمیع حامی ناصر دواخانہ
وصیت نمبر ۲۳۸۸۳۔

مسل نمبر ۲۷۵۳۹:۔ میں امتہ القیوم
سعدیہ زوجہ سید مبشر احمد ایاز قوم پٹھان
پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی
احمدی ساکن ۲۳/۵۳ دارالعلوم وسطی
ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ
آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۸۹ میں وصیت کرتی
ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ
جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی
مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو
گی اس وقت میری کل جائیداد
منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب
ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج
کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۱۱½
تولہ مالیتی ۳۵۰۰۰/- روپے (۲) حق
مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰۰/- روپے۔ اس
وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت
جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست
اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ
داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی
اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد
پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز
کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت
حاوی ہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر
سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ القیوم
سعدیہ زوجہ سید مبشر احمد ایاز ۲۳/۵۳ دارالعلوم
وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ سید مبشر احمد ایاز
خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۳۱۳۳۔ گواہ شد
نمبر۲۔ حبیب احمد خان والد موصیہ۔

"تمام قوت اور توفیق خدا ہی کو
ہے اور اس کی عنایت اور نصرت سے
ہی انسان کچھ لکھ پڑھ سکتا ہے"
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

واقفین نو

محمد ظفر اللہ ابن نصر اللہ خان ٹاہو صاحب
کھوسکی ضلع بدین سندھ

ضیاء السلام ابن محمد منیر طارق صاحب
کوارٹر نمبر ۲۰ صدر انجمن ربوہ

نصرت جہاں بنت اظہار احمد صاحب
۸/۱ دارالبرکات ربوہ

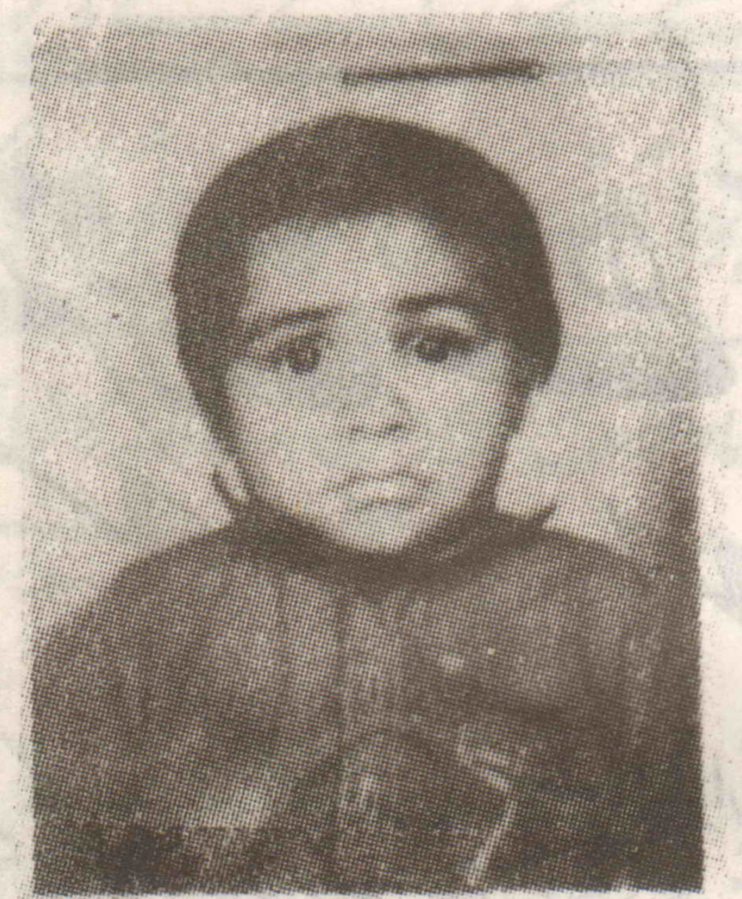

مظہر بلال ابن جلیل احمد خان صاحب
احمد نگر

محمد یحییٰ ابن محمد بلال احمد صاحب
گھوکھوال ضلع فیصل آباد

مظفر احمد ابن منظور احمد رومانی صاحب
احمد نگر

لقمان احمد ابن چوہدری اسحٰق احمد صاحب
فتح کلاس ضلع شیخوپورہ

شیریں اظہار بنت اظہار احمد صاحب
۸/۱، دارالبرکات ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ نگران وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے گذشتہ روز سیاسی رہنماؤں کے ایک اجلاس کی صدارت کی جسمیں آئی جے آئی کے لیڈروں سمیت سابق متحدہ اپوزیشن میں شامل تمام جماعتوں اور گروپوں کے راہنماؤں نے شرکت کی۔ پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے ایک ہینڈ آؤٹ کے مطابق اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ملک بھر میں قومی اسمبلی کے تمام کے تمام ۲۰۷ حلقوں اور چاروں صوبوں کی اسمبلیوں کے تمام انتخابی حلقوں میں پیپلز پارٹی کے امیدواروں کے خلاف تمام پارٹیوں کے اتفاق رائے سے منتخب ہونے والے متفقہ امیدوار کی حمایت کی جائے گی۔

○ معلوم ہوا ہے کہ پیپلز پارٹی کے رہنما اور سابق وزیر مملکت برائے دفاع کرنل ریٹائرڈ غلام سرور چیمہ نے اتوار کے روز صدر غلام اسحاق خان سے ملاقات کی اور انہیں سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کا ایک پیغام پہنچایا۔ سیاسی حلقوں کے مطابق بے نظیر بھٹو اور صدر کی ملاقات بھی متوقع ہے۔

○ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جئے سندھ تحریک کے سربراہ اور سندھ کے معمر سیاستدان جناب جی ایم سید کی رہائی آئندہ چند روز میں متوقع ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سکھر میں قومی پرچم جلانے کے الزام میں گرفتار کئے گئے جئے سندھ کے رہنماؤں گل محمد جاکھرانی ستار دور یو اور قمر بھٹی سمیت سندھ بھر سے دیگر مقدمات میں گرفتار کیے گئے جئے سندھ کے کارکنوں کو بھی رہا کیا جا رہا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ سلامتی کونسل نے عراق سے کویت اور عراق میں پھنسے ہوئے ہزاروں غیر ملکیوں کو فوری طور پر وہاں سے جانے کی اجازت دینے کا متفقہ مطالبہ کیا ہے۔ قرارداد میں عراق سے وہاں پھنسے ہوئے افسروں کو ان کے اہل خاندان سے ملاقات کرنے کی اجازت دینے اور ایسا کوئی کام نہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے جس سے ان لوگوں کی سلامتی خطرے میں پڑ سکتی ہو۔

○ اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ خلیج کے علاقے میں کشیدگی کم کرنے کے لئے عرب ملکوں کی سطح پر اور بین الاقوامی طور پر ان کی کوششیں جاری ہیں۔ اردن ٹیلی ویژن کے مطابق بش سے ملاقات کے بعد پہلے عام بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ بحران انتہائی خطرناک مرحلے پر آپہنچا ہے۔

○ امریکی وزیر دفاع ڈک چینی نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ سعودی عرب کی حفاظت کے لئے ایک لمبی مدت کا منصوبہ بنانے کے لئے پابند ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ امریکی فوجیں سعودی عرب میں کئی سال تک موجود رہیں۔

○ سعودی عرب کی حکومت نے بتایا ہے کہ عراق نے کویت میں سعودی عرب کی سرحد کے ۲۵ اور ۴۵ میل کے اندر ایک لاکھ ستر ہزار فوج جمع کر دی ہے۔ بی بی سی کے مطابق کویت میں عراق اپنی فوجوں میں برابر اضافہ کر رہا ہے۔

○ عراقی وزیر خارجہ طارق عزیز نے امریکی ٹیلی ویژن سی بی اے سے ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ عراق کیمیائی ہتھیار کے استعمال میں پہل نہیں کرے گا۔ طارق عزیز نے اس پراپیگنڈے کو غلط قرار دیا کہ عراق نے غیر ملکی باشندوں کو کویت اور عراق میں قیدی بنا لیا ہے بلکہ انہوں نے کہا کہ ہم ان غیر ملکیوں کو "انسانی ڈھال" کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔

قدیمی، اولین، شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

فون ۷۳۹۹۷

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

برانچیں

کراچی ــــ فون نمبر ۴۱۳۲۵۱

لاہور ــــ 1-D-۳ گلشن راوی

ملتان ــــ چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ

منڈی بہاؤالدین ــــ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل

رحیم یار خان ــــ فون نمبر ۴۷۹۹

ربوہ ــــ اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

پتہ

ضرورت ہے

ہماری فیکٹری واقع جہلم میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے:۔

① **لیبر**:۔ کم سے کم تنخواہ مبلغ -/۱۱۰۰ روپیہ ماہوار۔ تعلیمی قابلیت ضروری نہیں۔

② **مشین آپریٹرز**:۔ ۳ ماہ کا ٹریننگ پیریڈ ہوگا۔ جس کے بعد کم سے کم تنخواہ -/۱۵۰۰ ماہوار ہوگی۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل سکول سے ڈپلومہ ہولڈر یا کسی صنعتی ادارہ میں ۵ سال تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ تجربہ اور ڈپلومہ ہولڈر کی صورت میں کچھ افراد کو شفٹ انچارج یا شفٹ سپروائزر کے طور پر ترقی دی جاسکتی ہے۔

③ **کلیریکل، سپروائزری سٹاف، سٹور مین، ڈسپیچرز اور ٹائم کیپرز**:۔ کم سے کم تعلیم میٹرک۔ عمر ۳۰ سال سے کم نہ ہو۔ کسی صنعتی ادارہ میں ۵ سالہ تجربہ۔

④ **اکاؤنٹ اسسٹنٹ**:۔ عمر ۳۰ سال سے کم نہ ہو۔ بک کیپنگ کا تجربہ۔

نمبر ③ اور ④ کو تنخواہ قابلیت کے مطابق دی جائیگی

تنخواہ کے علاوہ دیگر مراعات مثلاً گریجویٹی۔ انشورنس۔ میڈیکل سہولت بھی مہیا ہونگی۔

درخواستیں بمعہ تصدیق کے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

جنرل مینجر

پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ

پوسٹ بکس ۱۸ جہلم